أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي
(الحديث)

قبولیت چیلنج مباہلہ

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے نام کھلا خط

از

حافظ بشیر احمد مصری (مقیم لندن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مرزا طاہر احمد ! امیر جماعت احمدیہ ۔ لندن

۱۔ آپ کے سیکرٹری مسٹر رشید احمد چودھری نے مجھے ایک رجسٹری خط بھیجا ہے جس میں آپ کی طرف سے مبارزت طلبی کی ہے کہ میں آپ کے اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کروں جو آپ نے معاندین احمدیت کو بروز ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو دیا گیا تھا۔ یہ خط جس پر کوئی تاریخ نہیں لکھی ہوئی ۔ اور اس کے ساتھ آپ کے چیلنج کا ایک نسخہ مجھے ۵ اگست ۱۹۸۸ء کو ملا ۔

۲۔ مجھے آپ کے اس چیلنج کو قبول کرنے میں اس لئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ قادیانیت کے فریب کو بے نقاب کرنے کا موقع ملے گا ۔

۳۔ مباہلہ دُعا کے ذریعے ایک آزمائش ہوتی ہے جس میں دو فریق اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ کسی متنازع فیہ مسئلہ سے متعلق جھوٹ اور سچ میں تمیز کر دے چونکہ مباہلہ ایک نہایت ہی سنجیدہ اور اہم امر ہے ۔ اسلئے مناسب ہو گا کہ ہم دونوں اس کی تفصیل براہ راست طے کریں ۔ بجائے اس کے کہ اپنے سیکرٹریوں کے ذریعے گفت وشنید کریں ۔ تاکہ مباہلہ کے آخری فیصلہ میں کسی قسم کے شک وشبہ اور ابہام کی گنجائش نہ رہ جائے ۔

۴۔ آپ نے اپنے چیلنج کے صفحہ ۴ پر اس بات کی اجازت دی ہے کہ ان لوگوں کو جو آپ کے چیلنج کو قبول کرلیں ۔ یہ اختیار ہو گا کہ چیلنج کی جس دفعہ کو چاہیں مستثنیٰ کرلیں اس لئے میں اس دفعہ کو قبول کرتا ہوں ۔ جو آپ نے صفحہ ۲ پر مندرجہ ذیل عبارت میں لکھا ہے :۔

" دوسرا پہلو اس مباہلہ کا جماعت پر سراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شرانگیز پروپیگنڈہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے ۔"

۵۔ چونکہ میرے الزامات اخلاقی خباثت اور جنسی گناہ ہائے کبیرہ کو فاش کرنے سے متعلق ہیں جن میں اس قسم کی کریہہ باتیں بھی کہنا پڑیں گی جنکا ذکر عام طور پر شریف معاشرے میں نہیں کیا جاتا ، اس لئے اس کی توضیح کر دینا ضروری ہے کہ کن وجوہات کی بناء پر میں اس قسم کی

شرمناک باتوں کو قلم بند کرنا محض بجا ہی نہیں بلکہ اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں ۔

۶۔ عام طور پر کسی ایک فرد کو یہ حق نہیں ہوتا کہ دوسرے فرد پر ناقد بن کر بیٹھ جائے لیکن جب کوئی شخص کسی اعتمادی اور اخلاقی ذمہ داری کے عہدہ پر فائز ہوتا ہے تو اس کی انفرادیت ادارہ کا جزو بن جاتی ہے ایسی صورت اس کے انفرادی اختیارات و حقوق ادارہ کے حقوق و اختیارات میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مہذب معاشرہ میں ڈاکٹر، مدارس کے معلمین، محتاجین کے اداروں اور یتیم خانوں کے کارکنان۔ غرضیکہ ہر اس قسم کے اہل کارانہ فرائض والوں پر سرکاری قوانین کے علاوہ اخلاقیات اور نیک چلنی کے قواعد کی پابندی بھی عائد ہو جاتی ہے باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے معاشرے میں مذہبی ڈھونگیے اور جعلساز اخلاقی قواعد کی پابندی سے آزاد رہتے ہوئے سادہ لوح اور کم عقل لوگوں کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے مذہبی ڈھونگیوں پر اخلاقی پابندیاں عائد کرنا مشکل ہوتی ہیں کہ دنیوی حکومتیں مذہبی معاملات میں دخل دینا پسند نہیں کرتیں۔ وہ اسی میں عافیت سمجھتی ہیں کہ اخلاقی نظم و نسق کی پابندی مذہبی اداروں پر ہی چھوڑ دو۔ اس طرح مذہبی اداروں پر تنقیدی نظر رکھنا معاشرے کی ذمہ داری بن جاتی ہے ۔

۷۔ ان کریہہ باتوں کے بیان کرنے کی دوسری وجہ معقول یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے سرکردہ گروہ نے جو جنسی اور اخلاقی قواعد کی خلاف ورزی شروع کی ہوئی ہے وہ انفرادی یا شخصی حیثیت سے نہیں کی جا رہی، بلکہ ان بد اعمالیوں کو ایک جتھہ بندی اور تنظیم کا روپ دے دیا گیا ہے اور طرّہ یہ کہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہنا چھوڑ کر ایک نئے مذہب کا اعلان کر دیں اور اپنی جماعت کا نام "احمدی" کی بجائے کوئی بھی اور غیر مسلم نام رکھ لیں، تو مسلمان اُن سے مذہبی معاملات میں اُلجھنا بند کر دیں گے ۔

۸۔ میرے الزامات جماعت قادیان کے خلاف نہیں۔ اِس جماعت میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو دیانتداری اور اخلاص سے قادیانی عقائد پر ایمان رکھتے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ عقائد غلط اور غیر اسلامی ہیں۔ ہم مذہبی عقائد میں اختلافات کی بناء پر کسی سے مار پیٹ نہیں

شروع کر دیتے۔ لیکن جب کوئی منظم گروہ مذہب وعقائد کے روپ میں معاشرہ کے طریقہ ماندوبُود میں تخریب پیدا کرنا شروع کر دے تب ہی عوام الناس اِس تخریب کی روک تھام کے لئے استادہ ہوتے ہیں اگر بنی نوع انسان میں اِس قسم کے ناخلف اور بے غیرت لوگ موجود ہیں جو اپنی محرم بہو بیٹیوں کی آبرو اور عصمت کو اپنے بدچلن پیروں کی پُرجوش عقیدت پر قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ تو ایسے بھڑووں کو کون بچا سکتا ہے۔ بحث طلب مسئلہ تو اِس آبرو دار معاشرے کے لئے ہے۔ جس میں سادہ لوح انسان نادانستہ اِس قسم کے دھوکوں کا شکار ہونے لگیں۔ ایسی حالت میں معاشرہ کو اختیار ہو جاتا ہے۔ کہ وہ شرفاء کو مارآستین سے خبردار کریں۔

۹۔ مرزا طاہر احمد صاحب! مَیں جو آپ کے مباہلہ کا چیلنج قبول کر رہا ہوں وہ اسی اخلاقی احساس اور حقیقی فکر وتشویش کے تحت کر رہا ہوں۔ تاکہ حتمی طور پر واضح ہو جائے کہ آیا میرے الزامات سچے ہیں یا جھوٹے۔ میرے دعویٰ کی بنیاد کہ الزامات سچے ہیں۔ میرے ذاتی علم پر مبنی ہے جو میں نے قادیان میں رہائش کے دوران حاصل کیا۔ جہاں کہ میری پیدائش ہوئی اور جہاں میں نے ۱۹۳۷ء تک پرورش پاکر قادیانیت سے توبہ کی۔

حلف مباہلہ:

۱۰۔ مرزا طاہر احمد صاحب! آپ مندرجہ ذیل الفاظ میں حلفیہ بیان دیں گے کہ میرے الزامات جن کا ذکر میں نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں کیا ہے۔ آپ کے علم کی رو سے غیر صحیح ہیں۔ اور میں انہی الفاظ میں حلفیہ بیان دوں گا کہ میرے علم کی رُو سے وہ صحیح ہیں۔

۱۱۔ ”میں مرزا طاہر احمد (پسر مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ پسر مرزا غلام احمد جو جماعت احمدیہ کے بانی تھے) موجودہ امیر جماعت قادیانی احمدی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ الزامات جو حافظ بشیر احمد مصری (پسر شیخ عبدالرحمٰن مصری) نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں لگائے ہیں غلط ہیں اور مجھے قطعاً کوئی علم نہیں، جس کی بناء پر میں کہہ سکوں کہ وہ صحیح ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے التجا بھری دعا کرتا ہوں کہ اگر میں قصداً دروغ حلفی کر رہا ہوں اور مباہلہ کی حالت میں جھوٹا بیان دے رہا ہوں

تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور میں اِس تاریخ سے ایک سال کے عرصہ میں مر جاؤں جس تاریخ کو میں نے یہ حلف چھ گواہوں کی موجودگی میں لیا۔ اِن چھ گواہوں میں سے تین گواہوں کا انتخاب میں کروں گا اور تین گواہوں کا انتخاب مذکورہ بالا حافظ بشیر احمد مصری کریں گے۔"

۱۲۔ میں حافظ بشیر احمد مصری (پسر شیخ عبدالرحمٰن مصری) اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ الزامات جو میں نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں لگائے ہیں وہ صحیح ہیں اور میں علم الیقین رکھتا ہوں کہ وہ صحیح ہیں میں مزید اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا مرزا طاہر احمد کو علم ہے کہ وہ الزامات صحیح ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے التجا بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر میں قصداً دروغ گوئی حلفی کر رہا ہوں اور مباہلہ کی حالت میں جھوٹا بیان دے رہا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور میں اِس تاریخ سے ایک سال کے عرصہ میں مر جاؤں جس تاریخ کو میں نے یہ حلف چھ گواہوں کی موجودگی میں لیا۔ ان چھ گواہوں میں سے تین گواہوں کا انتخاب مذکورہ بالا مرزا طاہر احمد کریں گے۔"

مباہلہ سے متعلق الزامات:

۱۳۔ میں حافظ بشیر احمد مصری مندرجہ ذیل گواہی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر دیتا ہوں کہ:-

(الف) مرزا طاہر احمد کا والد مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں سے سب سے بڑا بیٹا تھا اور جو قادیانی جماعت کا خلیفہ ثانی تھا) بدکار تھا اور منکوحہ و غیر منکوحہ عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کا عادی تھا۔ حتیٰ کہ خاندان کی اِن عورتوں کیساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا۔ جن کو نہ صرف اسلامی شریعت نے بلکہ سب الہامی مذاہب نے محرمات قرار دیا ہے۔

(ب) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا بشیر احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں دوسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا۔ اور بالخصوص اُسے نوعمر لڑکوں سے بدفعلی کی بہت عادت تھی۔

(پ) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا شریف احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں تیسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا اور بالخصوص اُسے نوعمر لڑکوں سے بدفعلی کی بہت عادت تھی۔

(ت) مرزا طاہر احمد کا بڑا بھائی مرزا ناصر احمد (پسر مرزا بشیر الدین محمود احمد مرزا غلام احمد

کا پوتا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثالث) زانی ہونے کے علاوہ لواطت بھی کیا کرتا تھا۔

(ث) مرزا طاہر احمد کی دادی کا بھائی (یعنی مرزا غلام احمد کی بیوی کا بھائی) میر محمد اسحٰق قادیانی جماعت کے نظام میں ایک بلند اور باعزت حیثیت رکھتا تھا اور محدث کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ وہ بھی لواطت کا عادی تھا۔ قادیان کے یتیم خانہ کے محاسب ہونے کی حیثیت میں بیچارے کم سن یتیم بچے اس کی برگشتہ خواہشات شہوانی کے شکار ہوا کرتے تھے۔

۱۴۔ اگر میں چاہوں تو اور بہت سے ایسے ناموں کی فہرست لکھ سکتا ہوں جو قادیانی نظام میں بڑے بڑے عہدوں پر مامور تھے اور جو اپنے اثر و رسوخ کے بل بوتے پر اپنی شہوانی برگشتیوں میں اخلاقی پابندیوں سے آزاد تھے لیکن ان فحش باتوں کی زیادہ تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں پیراگراف نمبر ۱۳ میں جو کچھ دیا ہے وہی کافی ہے۔ آپ سے اس موضوع پر مباہلہ کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ آپ کے اس اصرار کو جھٹلایا جائے کہ یہ الزامات "احمدیت کے خلاف سراسر جھوٹ اور شر انگیز پراپیگنڈہ" ہیں۔ حالانکہ آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ ان الزامات میں کوئی غلط بیانی یا مبالغہ نہیں"۔

۱۵۔ بر ایں حال میں نے مذکورہ بالا الزامات کو صرف مرزا خاندان تک ہی محدود رکھا ہے تاکہ اِس تنقیح طلب امر میں کسی غلط فہمی کا امکان نہ رہ جائے اور آپ کو اس مباہلہ کے ضابطہ سے کوئی راہ فرار نہ ملے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا خاندان سے بھی دوسری اور تیسری نسلوں کے کسی فرد کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا۔ اس خاندان کی خواتین کے نام شامل نہ کرنے کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ ان پر ترس آتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان خواتین میں بعض ایسی بھی تھیں، جنہوں نے اس قسم کی مذموم حرکات میں اپنی رضامندی سے حصہ لیا۔ لیکن ان میں بہت سی ایسی بھی تھیں، جو قصور وار نہ تھیں اور اس دامِ فریب میں مجبوراً پھنسی ہوئی تھیں ان کے لئے اپنے مردوں سے تعاون کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ ان کی حالت تنقید کی بجائے رحم کی مستحق تھی۔

۱۶۔ میں نے مباہلہ کی مدت کا تعین ایک سال کا کیا ہے تاکہ ربانی فیصلہ قطعی طور پر ہو جائے

مباہلہ کی شرائط اور کلیات اور عدم تعین پر چھوڑ دینے سے۔ جیسا کہ آپ نے اپنے چیلنج میں چھوڑ دیا ہے۔ مباہلہ کا انجام مبہم رہ جائے گا۔ لیکن اگر آپ میری تجویز کردہ ایک سال کی مدت میں کوئی قابل قبول تبدیلی کروانا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں

۱۷۔ اگر آپ مباہلہ سے بچ نکلنے کے لئے اس عذر لنگ کو براءت کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کریں گے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی نمائندگی میں مباہلہ نہیں کر سکتا تو میں آپ کی توجہ خود آپ کی مندرجہ ذیل تحریر کی طرف مبذول کرواتا ہوں جس میں آپ نے خود ہی اس اصول کو تسلیم کرلیا ہے کہ آپ کسی فرد ثانی کی نمائندگی میں مباہلہ کر سکتے ہیں چیلنج کے صفحہ ۸ پر آپ لکھتے ہیں:-

"چونکہ بانی سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباہلہ کا چیلنج کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میں اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شرح صدر، انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں"

۱۸۔ اگر آپ اپنے وفات شدہ دادا کی نمائندگی میں مباہلہ کرنے کو تیار ہیں تو پھر کوئی بھی وجہ نہیں ہو سکتی کہ کیوں آپ اپنے وفات شدہ باپ یا وفات شدہ چچے یا وفات شدہ بھائی کی نمائندگی میں مباہلہ نہ کر سکیں ۔

۱۹۔ ان سب باتوں کے علاوہ یہ امر بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس مباہلہ کا زیر بحث نقطہ یہ نہیں کہ آپ اپنے اسلاف کی نمائندگی میں میرے ساتھ مباہلہ کریں۔ جن کے نام میں نے پیرا گراف نمبر ۱۲ میں لکھے ہیں۔ میں آپ کے مباہلہ کا چیلنج اس نقطہ پر قبول کر رہا ہوں کہ آپ خود اپنی نمائندگی میں مباہلہ کریں کہ آیا آپ کے مذکورہ بالا اسلاف کا اخلاقی لحاظ سے بدچلن ہونا اور جنسی لحاظ سے زناکار ہونا آپ کے علم میں ہے یا نہیں؟ مجھے اس امر کا پورا احساس ہے کہ یہ تمین باتیں فحش اور خلاف تہذیب ہیں۔ لیکن یہ امر کہ آیا یہ باتیں آپ کے علم میں ہیں یا نہیں، مباہلہ کا مرکزی نقطہ ہے اور اس کا فیصلہ اس لئے ضروری ہے کہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ آپ اپنے اسلاف

کی بدچلنیوں اور زناکاریوں سے بخوبی واقف ہوتے ہوئے بھی قادیانیت کے منافقانہ سلسلہ کے امیر بن کر اپنے مریدوں کے علاوہ عوام الناس کو بھی اسلام کے نام پر دھوکا دے رہے ہیں۔

۲۰۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر کے میں آپ کو ایک اور موقع دے رہا ہوں کہ آپ ہمیشہ کے لئے دنیا پر ثابت کر دیں کہ آپ کے اسلاف پر میرے الزامات جھوٹے ہیں۔ آپ کو تو صرف یہ کرنا کہ آپ ان الفاظ میں جو مندرجہ بالا پیراگراف نمبر ۱۱ میں درج ہیں۔ حلفیہ اعلان کر دیں کہ پیراگراف نمبر ۱۳ میں میرے بیان کردہ الزامات آپ کے علم کے مطابق جھوٹے ہیں۔ اس کے برعکس میں قطعی طور پر مصر ہوں کہ آپ کو ان الزامات کے سچا ہونے کا بغیر کسی شک وشبہ کے علم ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ تو مجھے اپنے اس دعویٰ پر اتنا وثوق ہے کہ میں بلا تأمل اس نقطہ پر مباہلہ کر کے صرف اپنی ساکھ ہی نہیں بلکہ اپنی جان کی بازی بھی لگانے کو تیار ہوں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر میرا دعویٰ غلط ہے یا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈلوا رہا ہوں۔

۲۱۔ مسٹر طاہر احمد! آؤ ہم دونوں اس مقدمہ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عدالت عالیہ میں لے جائیں۔ جو تمام کائنات کا سب سے بلند وبرتر منصف ہے۔ آپ ہم دونوں اس باری تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ وہی ہمارے درمیان فیصلہ کرے۔

حافظ بشیر احمد مصری، اگست ۱۹۸۸ء

دوسرا خط

جناب مرزا طاہر احمد — امیر جماعت احمدیہ۔ لندن!

مراسلہ یاد دہانی:۔

آپ میرے خط کا جواب دینے سے احتراز کر رہے ہیں۔ جس میں، میں نے آپ کے مباہلہ کا چیلنج قبول کیا تھا۔ یہ خط میں نے ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کیا تھا۔ باوجودیکہ اب دو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے ابھی تک آپ کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

اب بھی اگر اس یاد دہانی کے دو ہفتوں تک آپ کا جواب نہ آیا تو مجھے دنیائے اسلام پر واضح کرنا پڑے گا کہ آپ کا مباہلہ کا چیلنج لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے محض ایک فریب تھا جو مداری گروں کے کرتب سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس قسم کے کرتبوں میں تو آپ لوگ خوب ماہر ہو چکے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر اس امر کی پوری طرح توضیح کر دوں کہ مباہلہ کی حلف جب تک دونوں فریق باضابطہ طریق پر نہ اُٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے لئے دعاگو نہ ہوں۔ اس وقت تک مباہلہ کا لفظ زیر عمل نہیں سمجھا جاتا۔

میں چاہتا ہوں کہ محض آپ کے فائدہ کے لئے۔ آپ سے یہ بھی درخواست کر دوں کہ اس دوران میں آپ مجھے قتل کروانے کی سازش نہ کرنا۔ یہ تنبیہہ کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کر رہا ہوں کہ آپ کے اسلاف کا اکثر یہ دستورِ عمل رہا ہے کہ جب بھی کسی نے آپ لوگوں کا پردہ فاش کرنے کی کوشش کی تو اسے ہلاک کروا دیا گیا۔ اگر آپ نے بھی اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ آپ کے اور آپ کی جماعت کے لئے بہت خراب ہوگا۔ ساری دنیا کے مسلمانوں کو اب بخوبی علم ہو چکا ہے کہ آپ کا نام نہاد خاندانِ نبوت اور آپ کی جماعت کے اکابرین کس قماش کے لوگ ہیں۔ بہت لمبے عرصے تک نظر اندازی کرتے کرتے اب ان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب وہ اسلام کے نام پر آپ کے قادیانی فریب کو اور زیادہ ڈھیل دینے کو تیار نہیں۔

باوجود اس کے کہ بظاہر اس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ میں پھر بھی اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ آپ اس یاد دہانی کے مراسلہ کا جواب دیکر مجھے بتائیں گے کہ ہم دونوں مباہلہ کی حلف کب کسطرح اور کس مقام پر اُٹھائیں۔

(الحافظ بشیر احمد مصری)

۱۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء